© rasailojaraid.com



# بہارِ اسلام

رمضان المبارک، اپنی بہاریں، برکتیں، رحمتیں اور بخششیں دکھا کر رخصت ہو گیا۔ مئی جون کی قیامت خیز تمازت، دن کی طوالت وحرارت نے روزہ داروں کے صبر واستقامت کا خوب خوب امتحان لیا اور اللہ جل شانہ نے روزہ داروں کے ایمان وایقان کو اچھی طرح پرکھا۔ الحمدللہ، مسلمانوں کی غالب اکثریت اس امتحان میں کامیاب اور سرخرو ہوئی۔ ماہِ مبارک کی ساری کلفتیں اس وقت مٹ گئیں جب ہلالِ شوال مطلع اسلام پر جلوہ گر ہوا۔ رمضان کریم اپنے پیچھے عیدالفطر کی نوید چھوڑ گیا۔ یہ نوید صائمینکیلئے روح پرور وروح افزا ثابت ہوئی اور وہ عید کی تیاری میں اتنے محو ومشغول ہوئے کہ رمضان کی ساری سختیاں بھول گئے۔ یہ بھی اللہ رحمٰن ورحیم کا خصوصی کرم ہے کہ روزہ کی سختی سے جو کمی صائم کے جسم وجان اور توانائی میں واقع ہوتی ہے وہ عیدگاہ میں جانے سے پہلے پہلے پوری ہو جاتی ہے اور کسی بھی روزہ دار کو سرے سے یاد ہی نہیں رہتا کہ وہ ایک ماہ کی طویل مشقت جھیل کر لیلائے عید سے ہمکنار ہو رہا ہے۔

رمضان المبارک بجا طور پر ماہِ قرآن ہے۔ نمازِ تراویح، روزہ اور قرآن کا سنگھم اور مقامِ اتصال ہے۔ یہ قیام اللیل ہے جو رمضان کی شان اور جان ہے۔ دن میں روزہ اور رات کو نماز تراویح کا قیام، قرآن اور روزہ کا حسین امتزاج ہے۔ جس روزہ میں یہ ملاپ مفقود ہو وہ شکایت کرتا ہے کہ اسے قرآن کے لباس سے کیوں مزین نہیں کیا گیا۔ تراویح، روزہ کی زینت وآرائش ہے۔ یہ اجتماع، اللہ احکم الحاکمین کو اتنا پسند آیا کہ رسول رحمت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے خیال آیا کہ شاید یہ امت پر فرض کر دیا جائے۔ اسی خیال کے تحت تین رات کے بعد، جماعت کے ساتھ تراویح نہ پڑھائی اور اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی انفرادی صوابدید پر موقوف کر دیا۔ یعنی تراویح برقرار رکھی اور جماعت کا قیام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ خلافتِ صدیقی میں یہی حکم نافذ رہا۔ عہد فاروقی میں نماز تراویح باجماعت کی سنتِ نبوی کو زندہ کیا گیا۔ اسی کو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بدعت حسنہ فرمایا تھا۔ حضور اقدس ﷺ کا تین رات تک خود امامت فرمانا، عین سنت ہے، آپ ﷺ رسولِ رحمت تھے۔ اپنی امت پر رحیم تھے۔ امت کی سہولت کی خاطر امامت نہ فرمانا اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اسے



© rasailojaraid.com